جسے نائب صدر بنانے کا پروگرام ہے تاکہ سوہارتو (عمر ۷۵ سال) کی اچانک موت کی صورت میں صدارت گھر سے باہر نہ جائے۔ فوج کی طرف سے عوام پر دباؤ ہے کہ گولکار کو ووٹ دیں۔ فوجی پریڈ اور جلوس، شہروں اور قصبوں میں نکالے جا رہے ہیں۔

مسلم ممالک میں جس انداز کے بھی "جمہوری" تجربات کیے جا رہے ہیں بہرحال مطالعے کا موضوع ہیں۔ پاکستان اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ ہم نسبتاً آزاد فضا میں سانس لیتے ہیں۔ ہم امت مسلمہ کا ایک حصہ ہیں اور ہماری جامعات اور علمی و تحقیقی اداروں کو اس کا اہتمام کرنا چاہیے کہ وہ مسلم ممالک کے حالات کا براہ راست گہرا مطالعہ کریں، مغرب کی عینک سے نہیں۔ کتنی بدقسمتی کی بات ہے کہ ۲۰ کروڑ مسلمان کے ملک میں انتخابات ہو رہے ہوں اور پاکستان کے کسی اخبار یا نیوز ایجنسی کا نمایندہ رپورٹنگ کے لیے نہ گیا ہو، سیکھنے کے لیے نہ سہی، بچنے کے لیے سہی۔

وسط ایشیا: حریص نگاہوں کا مرکز

مسلم سجاد

وسط ایشیا کی نو آزاد پانچ مسلم ریاستیں قدرتی وسائل خصوصاً تیل اور گیس سے مالا مال ہیں لیکن پسماندہ ہیں، رسل و رسائل کے ذرائع ترقی یافتہ نہیں، سرخ فیتے کا شکار ہیں، دور دراز واقع ہیں۔ ازبکستان دنیا کا واحد ملک ہے جس کے چاروں طرف ساحل سمندر سے محروم ممالک ہیں۔ دوسری طرف آزادی کے بعد، کرغیزستان کے علاوہ چاروں ممالک پر سابق کیمونسٹ ہی جمہوری لبادے میں حکومت کر رہے ہیں اور حزب اختلاف کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ صرف تاجکستان میں عوام نے اسلامی تحریک کی قیادت میں جدوجہد کی ہے تو منصفانہ انتخابات کے لیے معاہدے کی بات چیت ہو رہی ہے۔ یہ ممالک مسلمان ہیں، زبان اور کلچر کے حوالے سے ترکی سے رشتہ رکھتے ہیں۔ ان ممالک سے تعاون کر کے یہ روس کے اثرات سے آزاد ہو سکتے ہیں اور ترقی کی شاہراہ پر آگے بڑھ سکتے ہیں۔

امریکہ اور یورپ کے لیے یہ علاقہ ایک نعمت غیر مترقبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ امریکہ وسائل کے حصول اور اپنے مفادات کے تحفظ کے ساتھ ساتھ روس اور دوسرے مغربی ممالک کے اثرات کو بھی کم کرنا چاہتا ہے۔ ایرانی اثرات کو محدود رکھنا بھی اس کا خصوصی ہدف ہے۔

بحیرہ کیسپین (Caspian) میں تیل اور گیس کے اتنے ذخائر ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ سمندر کی تہ میں اللہ کی کیسی کیسی نعمتیں پنہاں ہیں۔ بحیرہ کے گرد روس، ایران، قازقستان، ترکمانستان واقع ہیں۔ نومبر میں ایک وزارتی اجلاس میں طے کیا جائے گا کہ یہ جھیل ہے یا سمندر۔ اگر جھیل ہے جیسا کہ روس اور ایران کا موقف ہے تو ذخائر مشترکہ طور پر نکالے جائیں گے اور اگر سمندر ہے، جیسا کہ آذر

بائیجان' قاز قستان اور ترکمانستان کہتے ہیں تو ہر ایک اپنے حصے سے ذخائر نکالے گا۔ حالیہ جائزوں سے پتا چلا ہے کہ قاز قستان کی طرف کے علاقے میں' ۱۰ بلین ٹن تیل اور ۲ ٹریلین کیوبک میٹر گیس کے ذخائر موجود ہیں۔ (روس کے کل تیل کے ذخائر ۶ء۷ بلین ٹن ہیں) یہ کل ذخائر کا صرف ایک حصہ ہے۔ گیس کے کل ۵ء۷ ٹریلین کیوبک میٹر ذخائر تو معلوم ہیں۔ نامعلوم کا اندازہ ۳۰ ٹریلین کیوبک میٹر ہے۔ (حوالہ: پٹرولیم اکنامسٹ' CIS میں گیس' ص ۳۶) قاز قستان کی صرف ایک تن گیز (Tengiz) آئل فیلڈ میں تیل کے ۲۲ بلین بیرل معلوم ہیں اور ۵۰ بلین کا اندازہ ہے۔ ترکمانستان میں تیل کے ذخائر ۷ء۳ بلین بیرل ہیں۔ ان ذخائر کو دیکھ کر مغرب اور روس کے تیل کے تاجروں کے منہ میں پانی آ رہا ہے۔ یہ ذخائر مارکیٹ میں آئیں گے تو سعودی عرب تاریخ کا حصہ بن جائے گا۔

روس کی کوشش ہے کہ تیل اس کے علاقے میں پائپ لائنوں سے گزر کر جائے۔ کوئی ملک اپنے مفادات کے حوالے سے لائن کی تعمیر یا دوسرے سودے کرتا ہے تو روس اسے ناکام بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ ترکمانستان نے حال ہی میں پاکستان سے معاہدہ کیا ہے۔

وسط ایشیا کے لیے کراچی کی بندرگاہ قریب ترین ہے۔ اگر افغانستان میں روس کے جانے کے وقت حکمت یار اور ربانی کی حکومت قائم ہو جاتی تو آج اس پورے علاقے کا نقشہ بدلا ہوا ہوتا۔ کشمیر سے بھارت بھی رخصت ہو چکا ہوتا۔

معاہدہ پشاور' جس کے ذریعے جائز حق داروں کو افغانستان میں حق حکومت سے محروم کیا گیا اور غیر اہم گروپوں کو اقتدار دے کر افغانستان کو مسلسل جنگ میں جھونک دیا گیا' دراصل پاکستان کے اپنے اور ملت اسلامیہ کے مفادات سے غداری کے مترادف تھا۔ آج جو کش مکش' فتنہ اور قتل و غارت گری ہے' اسی تاریخی موقع کو گنوانے کا ورثہ ہے۔ یقیناً قوموں کو اپنے قائدین کی غلطیوں کا خمیازہ بڑا سخت بھگتنا پڑتا ہے۔

غزہ کے حکمرانوں کی حرکتیں

مسلم سجاد

کیا آپ یقین کریں گے کہ ایک طرف اسرائیلی تعمیرات کے خلاف احتجاج کیا جا رہا ہو اور دوسری طرف عرفات کی حکومت کا ایک وزیر جمیل طریفی ان کا ٹھیکہ لے کر تعمیرات کروا رہا ہو۔ ایک طرف سرحد بند ہونے سے عام فلسطینی کو دو وقت کی روٹی کے لیے مزدوری نہ مل رہی ہو' اور دوسری طرف وی آئی پی پلیٹ لگا کر فلسطینی حکومت کے افسران اور وزرا اسرائیل کے نائٹ کلبوں میں آتے جاتے ہوں۔ بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ غزہ کے اس علاقے میں جہاں چند سال قبل ساحل پر ایک نائٹ کلب کو آگ لگا دی گئی تھی' اب زہرۃ المدائن نام کے نائٹ کلب میں جمعہ کی رات کو غزہ کی بیلے ڈانسرز اور مغنیات' بھرے ہال